مَنْ يُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ

درسِ حُسامی

شرح اردو

مُنتخب الحسامی



مؤلف

مولانا مفتی محمّد یوسف صاحب تاؤلی

استاذ دار العلوم دیوبند

ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی

ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

مَنْ يُّرِدِ اللہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ

درسِ حُسامی

شرح اردو

مُنتخب الحسامی

مؤلف
مولانا مفتی محمد یوسف صاحب تاؤلی
استاذ دار العلوم دیوبند

ناشر
ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

کے اور وقت کے بیان کرنے کا ۔

تشریح پھر ہمارے نزدیک نص کے اوپر زیادتی بھی نسخ ہے بخلاف امام شافعی رح کے ہماری دلیل یہ ہے کہ زیادتی کی وجہ سے اصل مشروع اب حکم کا بعض حصہ ہے اور حقوق اللہ میں بعض کو وجود کا حکم ہی نہیں ملتا کیونکہ اللہ کا حق تجزی کے وصف کو قبول نہیں کرتا لہٰذا فجر کی ایک رکعت عدم کے درجہ میں ہوگی کیونکہ حق دو رکعتیں ہیں اسی طرح مظاہر نے کفارہ کے تیس روزے رکھے پھر وہ بیمار ہوگیا اور پھر تیس مسکینوں کو کھانا کھلایا تو جائز نہ ہوگا کیونکہ حق اللہ میں تجزی لازم آتی ہے تو یا تو پورے ساٹھ روزے رکھے ورنہ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ۔

تو بہر حال زیادت علی النص اگرچہ ظاہری اور لفظی اعتبار سے بیان ہے لیکن معنوی اعتبار سے یہ نسخ ہے (کمامر) اسی کو مصنف رح نے فرمایا ۔

والزيادةُ علی النص نسخ عندنا خلافاً للشافعی لان بالزیادة یصیر اصلُ المشروع بعضَ الحق وما للبعض حکم الوجود فیما یجب حقاً للّٰہ تعالیٰ لانہ لا یقبل الوصفَ بالتجزی حتی ان المظاهرَ اذا مرِض بعد ما صَامَ شهراً فاطعم ثلثین مسکیناً لم یجزه فکانت الزیادة نسخاً من حیث المعنی

ترجمہ اور نص پر زیادتی ہمارے نزدیک نسخ ہے اختلاف ہے شافعی رح کا اس لئے کہ زیادتی کی وجہ سے اصل مشروع (مزید علیہ) حق کا بعض ہوگا اور بعض کو وجود کا حکم نہیں ہے اس حکم میں جو واجب ہو اللہ تعالیٰ کا حق بنکر اس لئے کہ اللہ کا حق تجزی کے وصف کو قبول نہیں کرتا یہاں تک کہ مظاہر جب بیمار ہوگیا تیس روزوں کے بعد پس اس نے تیس مسکینوں کو کھانا کھلادیا تو یہ اس کو کفایت نہیں کرے گا تو یہ ہوگی زیادتی نسخ معنی کے اعتبار سے ۔

تشریح بہر حال جب زیادتی علی النص ہمارے نزدیک نسخ ہے اور نسخ قیاس یا خبر واحد سے جائز نہیں ہے تو خبر واحد کی وجہ سے فاتحہ کو نماز کا رکن قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ یہ نص پر زیادتی ہے اور نص یہ ہے فاقرأوا ما تیسر من القرآن نیز بکر کی حد زنا میں کوڑوں کے ساتھ جلا وطن کرنا نہیں ہوسکے گا ورنہ خبر واحد سے کتاب اللہ پر زیادتی لازم آئے گی اسی طرح طواف زیارت میں طہارت کی شرط سے بھی اور کفارہ یمین وظہار کے غلام میں ایمان کی قید لگانا بھی نص پر زیادتی ہے نسخ ہے جو خبر واحد یا قیاس سے جائز نہیں ہے ۔ اسی کو مصنف رح نے فرمایا ۔

ولهذا لم یجعل علماؤنا رح قراءة الفاتحة رکناً فی الصلوة بخبر الواحد لانہ زیادة

على النص والوا زيادة النفحة في زنا البكر وزيادة الطهارة شرطاً في طواف الزيارة وزيادة صفة الايمان في رقبة الكفارة بخبر الواحد او القياس -

ترجمہ اور اسی وجہ سے ہمارے علماء نے فاتحہ کی قراءت کو نماز میں رکن قرار نہیں دیا خبر واحد سے اس لئے کہ یہ نص پر زیادتی ہے ۔ اور انکار کیا ہے (ہمارے علماء نے) جلاوطنی کی زیادتی کا حد بنا کر بکر کی زنا میں اور طہارت کی زیادتی کا طوافِ زیارت میں شرط بنا کر اور صفت ایمان کی زیادتی کا کفارہ کے غلام میں خبر واحد یا قیاس سے ۔ تنبیہ :۔ ضرورت نہونے کی وجہ سے بہت اختصار سے کام لیا گیا ہے ۔

سبق نمبر ۵۲

سنن قولیہ سے فراغت کے بعد مصنف رح نے سننِ افعالیہ کو بیان فرمایا ہے کہ سننِ افعالیہ کی چار قسمیں ہیں مباح، مستحب، واجب، فرض، اول جیسے اکل وشرب کی عادات، مستحب جیسے تسمیۃ قبل الوضوء، واجب جیسے سجود سہو، فرض جیسے نماز پنج گانہ وغیرہ، ایک قسم زلت ولغزش بھی ہے مگر اس کا اقتداء جائز نہیں ہے اور اس قسم میں یہ بھی ضروری ہے کہ خود صاحبِ واقعہ یا اللہ کی جانب سے اس کے زلت ہونے کی وضاحت ہوگئی ہو جیسے موسیٰ ؑ کا فرمان هٰذا من عمل الشيطان اور ارشاد باری وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى - آپ کے جملہ افعال کے بارے میں اختلاف ہے لیکن جو شیخ ابو بکر جصاص رازیؒ نے فرمایا ہے وہ صحیح ہے ۔ کہ جن افعال کے بارے میں ہمیں علم ہے کہ یہ آپ نے فرض یا مستحب وغیرہ کے طریقہ پر ادا کیا ہے اسی طرح ان کو ہم بھی کریں گے اور جہاں یہ معلوم نہ ہوسکے کہ کیا نوعیت ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ آپ کے ساتھ مختص نہیں ہے تو ایسی جگہ ہم اس پر عمل کرینگے ۔ اور جب تک کوئی دلیل نہ آجائے اس کو ادنیٰ درجہ پر محمول کریں گے یعنی اباحت کے درجہ پر اسی کو مصنف رح نے فرمایا ۔

والذى يتصل بالسنن افعالُ رسول الله صلى الله عليه وسلم وهى اربعةُ اقسام مباحٌ ومستحبٌ وواجبٌ وفرضٌ وفيها قسمٌ اخر وهو الزلة لكنه ليس من هذا الباب فى شئ لانه لا يصلح للاقتداء ولا يخلو عن الاقتران ببيان انه زلة واختلف فى سائر افعاله والصحيح ما قاله الجصاصؒ ان ما علمنا من افعال الرسول صلى الله عليه وسلم واقعاً على جهة نقتدى به فى ايقاعه على تلك الجهة وما لم نعلم على اى جهة فعله فلنا فعله على ادنى منازل افعاله صلى الله عليه وسلم وهو الاباحة لان الاتباع اصل فوجب التمسك به حتى يقوم دليل خصوصه -